ادارہ

مولانا سمیع الحق پر برطانیہ میں داخلہ پر پابندی

برطانوی وزارت داخلہ نے انکے اسلام جہاد مجاہدین اور مغربی دہشت گردی پر تنقیدی خیالات کو بنیاد بنایا
فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوئی۔ وزارت داخلہ کا تفصیلی مکتوب اور مولانا سمیع الحق کی پریس کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق کا ۲۴ مارچ ۲۰۰۷ء لاہور پریس کلب میں خطاب

۲۴ رمارچ ۲۰۰۷ء (لاہور پریس کلب) جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق کا لاہور پریس کلب میں خطاب لندن میں میاں محمد نواز شریف صاحب کی طرف سے بلائے گئے آل پارٹیز کانفرنس میں مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور بار بار کی دوستوں کا اصرار ہوا کہ شرکت کروں ۔ چنانچہ میں نے ۱۴ رمارچ کو سینٹ کے ذریعہ برطانوی ہائی کمیشن اسلام آباد کے پاس اپنے اور اپنے بیٹے حافظ راشد الحق اور اپنے پرائیویٹ سیکرٹری شفیق الدین فاروقی کے کاغذات ویزا کے لئے جمع کرائے اور بہ ظاہر یہ لگ رہا تھا کہ دیگر سیاسی لیڈروں اور ممبران پارلیمنٹ کی طرح مجھے بھی ایک دو دن میں ویزا دے دیا جائے گا۔ جبکہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے برطانوی سفارتخانے کو مدعوین کی فہرست دو تین ہفتے قبل بھیجی گئی تھی جس میں میرا نام بھی شامل تھا مگر ایم ایم اے سمیت تمام پارٹی لیڈروں اور ان کے وفود کو سب کو ویزا دیا گیا مگر تین دن گزرنے کے بعد سینٹ کے عملہ نے سفارتخانہ کو رجوع کیا تو جواب ملا کہ میرا معاملہ ابھی کنسیڈر ہو رہا ہے۔ اور برطانوی وزرات خارجہ اور وزارت داخلہ مل کر اس معاملہ کا جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ ہفتہ دس دن انتظار کے بعد میں نے سفارتخانے سے کہا کہ اگر ویزا نہ دینا ہو تو مجھے میرا پاسپورٹ واپس کر دیا جائے۔ کیونکہ میں نے کسی اور بیرون ملک سفر کے لئے ویزے لینے ہیں۔ مگر کل دوپہر مجھے برطانیہ ہائی کمیشن کے ایک اعلیٰ سفارتکار نے مطلع کیا کہ تمہارا اور تمہارے بیٹے اور سیکرٹری کے کاغذات مسترد کر دیئے گئے ہیں اور برطانیہ میں تمہارے داخلہ پر پابندی ہے۔ اور یہ فیصلہ وزارت داخلہ وزارت خارجہ کے باہمی مشورے سے کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مجھے برطانوی وزارت داخلہ کی طرف سے ایک تفصیلی مکتوب دیا گیا جس میں ویزہ نہ دینے کی وجوہات لکھی گئی ہیں۔ ان وجوہات کی تفصیل منسلکہ خط میں مذکور اور شریک اشاعت ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کا سربراہ ہوں اپوزیشن کا اہم رہنما اور ایم ایم اے کا حصہ ہونے اور ایک ٹیچر واستاد ہونے کے باوجود ایسے خیالات کا اظہار کرتا رہتا ہوں جس سے آپ دوسروں کو دہشت گردی پر اکساتے ہیں۔ اور برطانیہ میں آ کر ایسے خیالات کے اظہار سے امن وعامہ میں خلل واقع ہوسکتا ہے۔

۱۔ آپ نے طالبان کے اسلام کو اسلام کا نمونہ قرار دیا۔ ۲۔ آپ نے کہا کہ صلیبی دھوکہ باز طاقتوں کے خلاف طویل

جنگ ہوگی۔ ۳۔ آپ نے کہا کہ اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو واشنگٹن اور تل ابیب بھی محفوظ نہ رہیں گے۔ ۴۔ آپ نے کہا کہ امریکی پالیسیاں اور خیالات مسلمان ممالک کے خلاف انتہائی خطرناک ہیں۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کرے۔ ۵۔ آپ نے کہا کہ امریکہ مسلمانوں کو خوفزدہ کررہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے ملکوں میں امریکیوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں اور انہیں خوف زدہ کریں۔ ۶۔ آپ نے کہا کہ امریکہ' برطانیہ اپنے ملک میں مسلمانوں کو قید کررہا ہے۔ اور ان کی تذلیل کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ان کی اتنی ہی تذلیل کرے۔ ۷۔ آپ نے کہا کہ ہمارے حکمران جہاد کے خلاف ہیں جب بھی وہ جہاد کے خلاف بات کریں تو ہمیں الجہاد الجہاد کی صدائیں بلند کرنی چاہئیں۔ خط میں جگہ جگہ ان تمام نکات کے حوالے بھی دیئے گئے۔ جو کسی مستند حوالوں کی بجائے مختلف ویب سائٹس سے لئے گئے ہیں۔ ایسی ہی وجوہات سے ہوم سیکرٹری نے اور وزارت داخلہ نے ایک مخالف سیاستدان اور معروف رہنما اور استاد کی وجہ سے آپ کا داخلہ برطانیہ میں بند کردیا ہے۔ (خط کا خلاصہ ختم ہوا)

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس بارے میں میری مختصر گزارش یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی عالم اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں رویہ پالیسی اور شروع کی گئی جنگ سے ساری دنیا واقف ہے۔ مسلمانوں کو اس بارہ میں اپنے ردعمل اور جذبات کے اظہار اور دفاع کا حق ہے۔ بالخصوص ایسے لوگ جنہیں پاکستان کے لاکھوں عوام نے اپنے حلقوں سے منتخب کیا ہے۔ بالخصوص ایم ایم اے کے پارلیمنٹ میں ساٹھ ستر ارکان عوام کے انہی جذبات کی وجہ سے منتخب کئے گئے۔ ان سب کا فرض ہے' جمہوری حق ہے کہ مغربی پالیسیوں پر مختلف پیرایوں میں تنقید کریں۔ مگر برطانیہ انہیں عوام کی ترجمانی سے محروم کررہا ہے۔ اگر میرے اوپر یہ پابندی اسلام کی سربلندی اور ترجمانی کرنے کی وجہ سے لگائی گئی ہے تو مجھے اس پر فخر ہے۔ اور اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہوں۔ ہم ان حالات اور مغرب اور مسلمانوں کے درمیان برپا جنگ میں مکالمہ اور بات چیت کے قائل ہیں اس وجہ سے میں نے نائن الیون کے بعد اپنے دروازے پورے مغربی امریکی اور برطانوی میڈیا کے لئے کھلے رکھے اور ہزاروں ٹیموں اور افراد کو اصل صورتحال اور اسلام کی امن وسلامتی کا دین ہونے پر گھنٹوں بات چیت جاری رکھی ہے۔ اور واضح کیا ہے کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پارلیمانی وفود جو برطانوی دولت مشترکہ اور یورپی یونین کی طرف سے آتے ہیں انہیں بھی سینٹ کی خارجہ کمیٹی کے ممبر ہونے کے ناطے پارلیمنٹ کے اندر مشترکہ میٹنگوں میں تفصیل سے اصل حقائق اور خیالات سے آگاہ کرتا رہتا ہوں۔ دو سال قبل جرمن' بلجیئم' برطانیہ اور پچھلے سال جاپان اور جنوبی کوریا کے پارلیمانی دوروں میں وہاں کے حکمرانوں اور پارلیمانی گروپوں کے ساتھ کھل کر اظہار خیال کرتا رہا اور اٹھائے گئے مغربی سوالات اور خدشات پر تفصیلی موقف پیش کرچکا ہوں۔ جہاں تک امریکہ اور برطانیہ کے عراق وافغانستان اور عالم اسلام کے خلاف جاری اقدامات کا تعلق ہے تو خود برطانیہ اور امریکہ اور یورپی ممالک کے عوام اس کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ برطانیہ کا میرے بارے میں اس اقدام پر شدید احتجاج کرتے ہوئے برطانیہ کے آزاد جمہوریت پسند عوام عدالتوں اور تنظیموں سے بھی اپیل کرتا ہوں' کہ مسلمان ممالک اور ان کے رہنماؤں کے ساتھ اپنی حکومتوں کے سلوک کا منصفانہ جائزہ لیں اور حکومتوں کو مجبور کریں کہ وہ ہمارے ساتھ ڈائیلاگ کرکے ہمیں اپنا موقف سمجھانے کا موقع دیں۔

برطانوی وزارت داخلہ کے مکتوب کا اردو ترجمہ

حوالہ نمبر : H1146299

محترم مولانا سمیع الحق صاحب!

میں آپ کو مطلع کرتے ہوئے لکھ رہا ہوں کہ جولائی ۲۰۰۵ء میں لندن بم دھماکوں کے بعد ہوم سیکرٹری نے مخصوص حرکات کی فہرست مرتب کی ہے جس کی بنیاد پر کسی بھی شخص کو UK سے نکالا یا اخراج کیا جائے تا کہ وہ UK کی عوام کے لئے باعث خطرہ نہ بن جائے۔ مندرجہ ذیل فہرست ان تمام حرکات کی نشاندہی کرتی ہے جو کوئی بھی غیر UK شہری، چاہے وہ UK میں ہو یا UK سے باہر ہو اس فہرست کی کسی بھی یا تمام چیزوں پر عمل کرے۔

۱۔ کسی بھی تحریر کو لکھنا، بنانا، چھاپنا یا بانٹنا۔

۲۔ عوام سے خطاب کرنا جس میں تبلیغ بھی شامل ہے۔

۳۔ ویب سائٹ چلانا۔

۴۔ کسی اہم عہدہ پر ہونا مثلاً استاد، کمیونٹی یا یوتھ لیڈر

اپنے خیالات کا اظہار کہ:

۱۔ جس سے دہشت گردی کا جواز عقائد کی بنیاد پر تلاش کرے۔

۲۔ دوسروں کو دہشت گردی پر اکسایا جائے۔

۳۔ بذات خود کوئی غیر قانونی عمل کرے یا دوسروں کو کسی غیر قانونی عمل پر اکسائے۔

۴۔ نفرت کو فروغ دے جس سے UK میں اندرونی گروہ سازی یا تخریب کاری پیدا ہو۔

یہ فہرست نشاندہی کرنے کی غرض پوری کرتی ہے اور حتمی طور پر مکمل نہیں ہے۔

ہوم سیکرٹری نے اس فہرست کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوچا کہ آیا آپ کو UK سے باہر ہی رہنے دیا جائے؟ کافی محتاط سوچ بچار کے بعد انہوں نے بذات خود یہ فیصلہ کیا کہ آپ کی شمولیت UK عوام کے مفاد میں ٹھیک نہیں ہے اور انہوں نے یہ فیصلہ اس لئے کیا کیونکہ آپ بحیثیت سیاستدان اور استاد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں جو کہ دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں۔ اس بناء پر آپ اس فہرست کی قبول نہ کی جانی والی حرکات کی زد میں آجاتے ہیں۔

ہوم سیکرٹری نے یہ نوٹ کیا ہے کہ:

۱۔ آپ پاکستان میں ایک اہم مخالف سیاستدان ہیں اور جماعت علمائے اسلام کے لیڈر بھی ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام (س) متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) کی ممبر جماعت ہے جو کہ مختلف اسلامی جماعتوں کی تنظیم ہے۔

۲۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سربراہ بھی ہیں۔

۳۔ ان عہدوں پر ہونے کے ساتھ آپ کئی بیانات بھی دے چکے ہیں جن میں مندرجہ ذیل بیانات بھی شامل ہیں۔ آپ ان بیانات میں عرصہ دراز سے منسلک ہیں۔

''طالبان اسلامی کی نشانی ہیں۔ یہ فریبی (دھوکہ باز) طاقتوں کے خلاف بہت طویل جنگ ہوگی۔ وہ مسلمانوں کوختم کرنا چاہتے ہیں'' 　 بحوالہ ویب سائٹ voices of Jehad (۲۶/مارچ ۲۰۰۱)

''اگر امریکہ نے عراق پر حملہ کیا تو ایم ایم اے اور متعلقہ سپورٹرز واشنگٹن اور تل ابیب پر حملہ آور ہوں گے''

بحوالہ ویب سائٹ voices of Jehad (مارچ ۲۰۰۳)

''امریکی خیالات مسلمان ممالک کیلئے بہت خطرناک ہیں۔ چنانچہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ امریکہ سے متعلق اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔ امریکہ اپنے ملک میں مسلمانوں کو خوفزدہ کررہا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے ملک میں امریکیوں کو خوفزدہ کریں۔ امریکی اپنے ملک میں مسلمانوں کو قید کررہے ہیں' ہمیں بھی امریکیوں کو پاکستان میں قیدی بنانا چاہیے اور ان کی اتنی ہی تذلیل کرنی چاہیے جیسے وہ مسلمانوں کی کررہے ہیں۔'' بحوالہ پاکستان میڈیا مانیٹر (۱۰/دسمبر ۲۰۰۴ء)

''حکمران جہاد کے خلاف ہیں۔ جب بھی وہ جہاد کے خلاف بولیں گے ہم جہاد' جہاد' جہاد کا پرچار کریں گے۔ ہم انکی آزاد خیالی کی مزاحمت کرتے ہیں۔ ہماری نجات جہاد میں ہے یہ دو قوموں کا سوال ہے۔ (بحوالہ حرمت کانفرنس ۷/جولائی ۲۰۰۵)

ان خیالات کا اظہار کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ دوسروں کو دہشت گردی پر اکسا رہے ہیں۔

ہوم سیکرٹری کے خیال میں اگر آپ UK میں داخلہ کی اجازت دے دی جائے تو آپ ایسے خیالات کا اظہار کریں گے جو کہ UK کی عوام کے لئے مفید نہیں ہیں۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں ہوم سیکرٹری مطمئن ہیں کہ آپ کو UK میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ آپ کا داخلہ یہاں کی عوام کے لئے مناسب نہیں ہے۔

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ UK نہ آئیں کیونکہ آپ کو UK میں داخلہ سے روک دیا جائے گا۔ ہوم سیکرٹری کے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کیا جاسکتی' انکے فیصلہ پر ہر تین سال بعد نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔

آپ کا مخلص:

(On behalf of the Secretary of State

for the Home Department)

Home Office

Immigration and Nationality Directorate

Lunar House, 40 Wellesley Road, Croydon CR9 2BY
Switchboard 020 8686 0333 Fax Direct Line
www.homeoffice.gov.uk

Our Ref H1146299
Your Ref
Date

Dear Maulana Sami Ul Haq

I am writing to advise you that following the London bombings in July 2005, the Home Secretary announced a list of particular activities that would normally lead to a person being excluded or deported from the UK on the grounds that their presence in the United Kingdom is not conducive to the public good. The list of unacceptable behaviours covers any non-UK national whether in the UK or abroad who uses any means or medium including:

- writing, producing, publishing or distributing material;
- public speaking including preaching;
- running a website;
- using a position of responsibility such as a teacher, community or youth leader;

To express views that:
- foment or justify terrorist violence in furtherance of particular beliefs;
- seek to provoke others to terrorist acts;
- foment other serious criminal activity or seek to provoke others to serious criminal acts;
- foster hatred which might lead to inter-community violence in the UK.

The list is indicative and not exhaustive.

The Home Secretary has considered whether, in light of this list, you should be excluded from the United Kingdom. After careful consideration he has personally directed that you should be excluded from the United Kingdom on the grounds that your presence here would not be conducive to the public good. He has reached this decision because you have used your position both as a teacher and politician to propagate views which foment and provoke others to terrorist acts. This has brought you within the scope of the list of unacceptable behaviours.

The Home Secretary notes:

1) That you are a prominent opposition politician in Pakistan and leader of a faction of the Jamiat Ulema Islami (JUI-S). The JUI-S is a member of the Muttahida Majlis e Amal (MMA) a coalition of religious political parties.
2) That you are reported to be the director of the Haqqaniya Madrassa in Akora Khattak (NWFP).
3) That, despite holding these positions of responsibility, you have made a number of statements, including those below, over a sustained period of time:

   "The Taliban is a symbol of Islam. This will be a long war against the infidel forces. They want to eliminate Muslims".
   The "Voices of Jehad" website (26 October 2001)

   "If the US attacks Iraq, the MMA alliance and all their supporters will attack Washington and Tel Aviv".
   The "Voices of Jehad" website (March 2003)

   "The US designs against the Muslim world are very dangerous. Therefore, it is the duty of the government to review its policies towards the US. The US is harassing the Muslims in its country. We should harass the Americans in our country. The US is arresting Muslims in its country. We should also arrest the Americans living in Pakistan the way the US insults and humiliates the Muslims living in America".
   Pakistan Media Monitor (10 December 2004)

   "The rulers are anti-jihad. Whenever they will spit venom against jihad, we will proclaim jihad, jihad, jihad. We condemn their vision of enlightenment. Our survival lies in jihad. It is the question of two civilizations".
   Hurmat Conference (7 July 2005)

In expressing such views it is considered that you are seeking to provoke others to terrorist acts.

The Home Secretary considers that should you be allowed to enter the UK you would continue to espouse such views, which would not be conducive to the public good in the U.K.

In light of these factors, the Home Secretary is satisfied you should be excluded from the UK on the grounds that your exclusion is conducive to the public good.

You are instructed not to travel to the UK as you will be refused admission on arrival. Although there is no statutory right of appeal against the Home Secretary's decision, this decision is reviewed every three years.

Yours sincerely

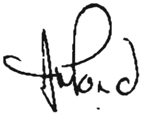

On behalf of the Secretary of State for the Home Department